روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
ہفتہ 17 فروری 2001ء - 22 ذیقعد 1421 ہجری - 17 تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 41

لغویات سے اجتناب

آدمی کے دین کا حسن اس بات میں مضمر ہے کہ وہ تمام لغو اور غیر متعلق معاملات کو ترک کردے۔

(ترمذی ابواب الزھد)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقاتؔ سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور ایمان ان کا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر کنارہ کشی ان پر سہل ہو جاتی ہے کیونکہ بوجہ ترقی ایمان کے کسی قدر تعلق ان کا خدائے رحیم سے ہو جاتا ہے (ــــ)

غرض دوسرا مرتبہ روحانی وجود کا جو تمام لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرنا اور لغو باتوں اور لغو تعلقات اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہونا ہے۔ یہ مرتبہ بھی اسی وقت میسر آتا ہے جب خدائے رحیم سے انسان کا تعلق پیدا ہو جائے کیونکہ یہ تعلق میں ہی طاقت اور قوت ہے کہ دوسرے تعلق کو توڑتا ہے اور ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور گو انسان کو اپنی نماز میں حالت خشوع میسر آجائے جو روحانی وجود کا پہلا مرتبہ ہے۔ پھر بھی وہ خشوع لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو جوشوں سے روک نہیں سکتا جب تک کہ خدا سے وہ تعلق نہ ہو جو روحانی وجود کے دوسرے مرتبہ پر ہوتا ہے۔ (-)

پس خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ...... اس کے یہی معنے ہیں کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگالینا ہے کیونکہ انسان تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور طبعی طور پر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت موجود ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 198 تا 200)

مومن لغو، فضول اور بے فائدہ امور سے بچتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

فرماتا ہے کہ مومن کامیاب ہو گئے جو اول اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اس سے ترقی کر کے وہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہر قسم کی فضول اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی وہ ان تمام کاموں سے اجتناب اختیار کرتے ہیں جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔ مثال کے طور پر شطرنج ہے تاش ہے یا اور اس قسم کی کئی کھیلیں ہیں جن سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ دین ہر مومن کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچے اور شطرنج یا تاش یا اس قسم کی دوسری کھیلوں میں حصہ لے کر اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ ہاں وہ ورزش سے نہیں روکتا۔ کیونکہ یہ انسان کے اندر جرأت اور بہادری اور طاقت پیدا کرتی ہے۔ یا مثلاً مجالس میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا ہے یہ بھی لغو ہے۔ یا مثلاً بیکار زندگی بسر کرنا ہے یہ بھی لغو ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سارا دن بیکار بیٹھے دوستوں کی مجلس میں گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اپنے اوقات کا کس بے دردی کے ساتھ خون کر رہے ہیں۔ ایک شخص کا باپ مرجاتا ہے اور وہ اپنے پیچھے بہت بڑی جائیداد چھوڑتا ہے۔ اب لڑکے کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ سارا دن اپنے دوستوں کی مجلس بیٹھا رہتا ہے۔ ایک آتا ہے اور کہتا ہے۔ نواب صاحب آپ ایسے ہیں یا لالہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ یا پنڈت صاحب آپ ایسے ہیں یا شاہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ اور پھر دوسرا تعریف شروع کر دیتا ہے۔ وہ خاموش ہوتا ہے تو تیسرا اس کی تعریف شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سارا دن یہی شغل جاری رہتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور گپیں ہانکتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس پر وہ بھی ان کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے۔ اگر تھوڑی توفیق ہوئی تو پان الائچی سے تواضع کر دیتا

باقی صفحہ 8 پر

ربوہ میں قربانی کرانے والے احباب

ایسے احباب جماعت جو ربوہ میں دارالضیافت کے ذریعہ عید کے موقع پر جانوروں کی قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب ذیل حساب سے اپنی رقم 4 مارچ 2001ء تک بھجوادیں

قربانی بکرا 3500 روپے

حصہ گائے 1700 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 146

کتاب اللہ کا بے نظیر عاشق

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے قلم مبارک سے:

"حضور کے چھوٹے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب جو بچپن میں ہی الٰہی پیشگوئی کے مطابق وفات پاگئے تھے اور حضور جن سے بڑی محبت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ بے خبری اور بے احتیاطی میں ان سے قرآن شریف کا صحیح احترام ملحوظ نہ رکھا گیا۔ وہ بھی یوں کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان قرآن شریف پڑھ رہی تھیں کہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کوئی چیز مانگی۔ اور قرآن شریف کو ہاتھ سے ہٹانے کا اشارہ کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود کو اتنا شدید احساس ہوا کہ یہ جاننے کے باوجود کہ ان کی دانست کو اس میں کوئی دخل نہیں اور یہ بہت ہی چھوٹی عمر کے ہیں۔ بڑی دیر تک حضور ان سے برہم رہے اور شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اسی دن حضور قادیان سے باہر کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ حضور کا یہ طریق تھا کہ جب جاتے تو بچوں سے مل کر جاتے۔ لیکن اس ناراضگی کا اتنا اثر تھا کہ حضور اس موقعہ پر مرزا مبارک احمد صاحب کو دیکھ کر بھی نہیں گئے۔ ہمیں احساس تھا کہ حضور کی یہ ناراضگی صرف اور صرف اس لئے ہے۔ کہ مرزا مبارک احمد صاحب سے قرآن مجید کے متعلق یوں بے احتیاطی ہوئی ہے اسی طرح مجھے یاد کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ایک بڑی تقطیع کے قرآن شریف پر تلاوت فرمارہے تھے۔ اونچی آواز سے پڑھ رہے تھے۔ اور ہر لفظ پر انگلی رکھتے تھے۔

گویا قرآن شریف کی تلاوت سے جہاں زبان اس کو پڑھنے کی برکت حاصل کر رہی ہے۔ اور آنکھوں کو یہ ثواب ہے۔ کہ وہ اسے دیکھ رہی ہیں۔ اور کان اسے سننے کا اجر پارہے ہیں۔ وہاں انگلی اور ہاتھ بھی اس سعادت سے محروم نہ رہیں"۔

("ذکر حبیب۔ تقریر جلسہ سالانہ 1956۔ صفحہ 16۔17)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مقدس مجلس کی ایک عجیب اور منفرد امتیازی شان

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر حسب ذیل روح پرور اور پرکیف واقعہ سنا کر سامعین کے علم وعرفان میں ایک نئی روح پھونک دی:

"ایک کشمیری دوست حاجی عمر ڈار صاحب ناسنوری ... خواجہ محمد عبداللہ صاحب دکاندار گول بازار ربوہ کے نانا تھے۔ کشمیر سے حج کی غرض سے روانہ ہوئے تو پنجاب آکر پتہ چلا کہ کسی وباء کے پھوٹنے کی وجہ سے حکومت نے حج پر جانے والوں کے لئے پابندی لگادی ہے۔ اس پر وہ واپس کشمیر جانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو کشمیر سے ان کے واقف تھے۔ غالباً سیالکوٹ میں ان سے ملے۔ انہوں نے تمام حالات سننے کے بعد کہا کہ آؤ میں تمہیں ایسی جگہ لے چلوں۔ جہاں تمہاری نیت بھی پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب ہی انہیں ساتھ لے کر قادیان آئے۔ حضور کی مجلس میں جونہی یہ پہنچے حضور نے (ایک) آیت قرآنی کا درس شروع فرمادیا۔ اور آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ ساری نیکیاں بجالاتے ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ اور حج کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ مگر اپنے بہن بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں کا خیال نہیں رکھتے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حاجی عمر ڈار صاحب ایک مدت سے اپنے چھوٹے بھائی کا حصہ جائداد دبائے بیٹھے تھے اور نہیں دیتے تھے۔

اس وعظ سے ایسے متاثر ہوئے کہ قادیان سے ہی انہوں نے اپنے بھائی کے نام انہیں جائداد کا حصہ دینے کا خط لکھ دیا اور کشمیر جاتے ہی عملاً بھی اس کا حصہ ادا کر دیا۔

یہ اس تاثیر قدسیہ کی ایک معمولی سی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور برگزیدہ انسانوں کو عطا کی جاتی ہے۔ حضرت مولانا روم نے خوب فرمایا ہے کہ

ساعتے در صحبت اہل صفا
بہ زصد سالہ طاعت بے ریاء

کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور دوستوں اور اس کے ساتھ صدق وصفاء کا تعلق رکھنے والوں کی صحبت اور مجلس کا ایک لحہ اور ایک ساعت بھی اپنے روحانی نتائج اور تاثیرات کے اعتبار سے انسان میں وہ انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ **جو صد سالہ عبادت اور ریاضت کے ذریعہ بھی نہیں ہو سکتا"۔**

("ذکر حبیب" صفحہ 25 تا 27)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 19 فروری 2001ء

12-20am	ہفتہ وار جائزہ
1-35am	لقاء مع العرب نمبر 153
1-40am	ایم ٹی اے یو ایس اے
2-30am	درس القرآن نمبر 7
4-05am	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
5-05am	تلاوت۔خبریں
5-40am	چلڈرنز کلاس نمبر 114
6-15am	لقاء مع العرب نمبر 153
7-20am	ایم ایم احمد صاحب کی تقریر
8-15am	اردو کلاس نمبر 77
9-15am	چائنیز سیکھئے
10-00am	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
11-05am	تلاوت۔خبریں
11-40pm	چلڈرنز کارنر
11-55pm	درس القرآن نمبر 7
1-10am	لقاء مع العرب نمبر 153
2-20am	اردو کلاس نمبر 77
3-25pm	دستاویزی پروگرام
3-55pm	انڈونیشین سروس
5-05pm	تلاوت۔خبریں
5-40pm	نمائش
6-00pm	فرانسیسی پروگرام
7-00pm	بنگالی سروس
8-00pm	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 190
9-00pm	چلڈرنز کارنر
9-15pm	چلڈرنز کلاس نمبر 115
10-00pm	جرمن سروس
11-05pm	تلاوت۔درس ملفوظات
11-25pm	اردو کلاس نمبر 78

منگل 20 فروری 2001ء

12-30am	لقاء مع العرب نمبر 154
1-30am	جلسہ یوم مصلح موعود: تلاوت، نظم، تقریر
2-25am	روحانی خزائن کوئز: براہین احمدیہ
2-55am	فرانسیسی پروگرام
3-55am	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 190
5-05am	تلاوت۔خبریں
5-40am	چلڈرنز کلاس نمبر 115
6-25am	لقاء مع العرب نمبر 154
7-25am	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
7-50am	اردو کلاس نمبر 78
8-50am	جلسہ یوم مصلح موعود (ریکارڈنگ
9-55am	فرانسیسی پروگرام
11-05am	تلاوت۔خبریں
11-35am	چلڈرنز کلاس نمبر 115
12-15pm	پشتو پروگرام (خطبہ کی ریکارڈنگ)
12-50pm	پشتو پروگرام (تقریر)
1-20pm	روحانی خزائن پروگرام نمبر 20
1-45pm	جلسہ یوم مصلح موعود (ریکارڈنگ)
3-00pm	اردو کلاس نمبر 78
4-00pm	انڈونیشین سروس
5-05pm	تلاوت۔خبریں
5-35pm	فرانسیسی پروگرام
6-00pm	بنگالی ملاقات
7-05pm	بنگالی سروس
8-05pm	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 160
9-10pm	تقریر: صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
10-05pm	جرمن سروس
11-05pm	تلاوت
11-20pm	اردو کلاس نمبر 79

بدھ 21 فروری 2001ء

12-20am	لقاء مع العرب نمبر 155
1-25am	ایم ٹی اے ناروے
1-50am	بنگالی ملاقات
2-55am	جلسہ یوم مصلح موعود
3-35am	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 160
4-25am	فرانسیسی پروگرام
5-05am	تلاوت۔خبریں
5-30am	چلڈرنز کارنر
6-05am	لقاء مع العرب نمبر 155
7-15am	جلسہ یوم مصلح موعود: اختتامی خطاب (ریکارڈنگ)
8-20am	اردو کلاس نمبر 79
9-20am	فرانسیسی پروگرام
9-55am	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 160
11-05am	تلاوت۔خبریں

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا بہترین دروازہ ہے

وفات یافتہ والدین کے لئے دعائیں کرو، ان کے وعدے پورے کرو اور ان کے دوستوں کی عزت کرو

وفات کے بعد والدین کی خدمت اور والدین کے دوستوں سے حسن سلوک

خدمت والدین کی برکات حصول جنت، رضائے الٰہی، مشکلات سے نجات

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

والدین کی خدمت اور شکرگزاری ایک ایسا دائمی سلسلہ ہے جو ان کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس کا طریق بھی سکھایا ہے۔

حضرت ابو اسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرسکوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

ایک صحابی حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے مگر اس پر ایک ماہ کے روزوں کی قضا ہے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا اس نے حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوصایا باب الرجل یھب الھبۃ)

حضرت سعد بن عبادہؓ کی والدہ فوت ہوئیں تو وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اگر میں ان کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو انہیں کوئی فائدہ پہنچے گا فرمایا ہاں

تو انہوں نے اپنا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ کردیا

(بخاری کتاب الوصایا باب قال ارضی اوبستانی صدقہ للہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

میری والدہ کی وفات کی تار جب مجھے ملی تو اس وقت میں بخاری پڑھ رہا تھا۔ وہ بخاری بڑی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ میں نے اس وقت کہا اے اللہ میرا باغ تو یہی ہے تو پھر میں نے وہ بخاری وقف کردی۔ فیروز پور میں فرزند علی کے پاس ہے۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص 184)

فوت شدگان کو ثواب پہنچانے والی احادیث کی وضاحت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد درج کیا جاتا ہے۔

اس سوال پر کہ کسی فوت شدہ عزیز کو ثواب کس طرح پہنچایا جائے؟

حضور نے جواب دیا۔

آنحضرت ﷺ کی سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں نیکیاں کرتا ہو ان کو اس کی موت کے بعد بھی جاری رکھنا جائز ہے اگر زندگی میں قرآن نہیں پڑھتا مرنے کے بعد اسے قرآن بخشوایا جائے تو یہ لغو بات ہے۔ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں صدقہ و خیرات بہت کیا کرتی تھی اور اس کی خواہش تھی کچھ دینے کی لیکن وہ اس سے پہلے فوت ہوگئی تو میرے لئے کیا حکم ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کی طرف سے صدقہ دو۔ اس کا ثواب خداتعالیٰ اس کو دے گا۔ یعنی وہ نیکی کی نیت کرنے والی تھیں۔ لیکن موت حائل ہوگئی۔ اب اس کو جاری رکھنا منع نہیں۔ اس لئے جماعت میں اپنے بزرگوں کی طرف سے چندے دینا جائز سمجھا جاتا ہے اور اس کو کثرت سے رواج دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی طرف سے چندے دیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ نادہند کا چندہ میں دینا شروع کردوں اس کا اسے ثواب ملے گا تو یہ لغو بات ہے۔ ایک آدمی خود تو ساری عمر چندہ نہ دیتا ہو۔ اور اس کا بچہ مخلص بن جائے اور کہے میں اپنے باپ کے چندے پورے کروں گا تو وہ اسی بچہ کے نام لگیں گے اس کے نادہند بزرگ کے نام نہیں لگیں گے تو جواز اس بات کا ہے کہ کسی سے جو نیکی ثابت ہو خصوصاً جو منفعت بخش نیکی ہو اس کو آگے جاری رکھنا جائز ہے اور اس کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

(مجالس عرفان 138 شائع کردہ لجنہ اماءاللہ کراچی)

والدین کے دوستوں سے حسن سلوک

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہوچکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

(مسلم کتاب البروالصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

حضرت عبداللہ بن عمر ایک سفر میں تھے کہ راستہ میں ایک اعرابی ملا۔ حضرت عبداللہ نے اسے سلام کیا۔ اور جس گدھے پر سفر کر رہے تھے اس سے اتر پڑے اور اس بدو کو اس پر سوار کردیا۔ اور اپنے سر پر باندھا ہوا عمامہ بھی اس کو دے دیا۔

کسی نے کہا یہ اعرابی تو تھوڑی تھوڑی چیزوں پر بھی راضی ہو جاتے ہیں آپ نے بہت زیادہ دے دیا۔

انہوں نے فرمایا اس کا والد میرے والد عمر کا دوست تھا اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے باپ کے دوست کی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا بڑی اعلیٰ نیکی ہے۔

(مسلم کتاب البروالصلۃ باب فضل صلۃ اصدقاء الاب)

صحابی رسول ﷺ حضرت ابوالدرداءؓ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ کہ عبداللہ بن سلام کے بیٹے یوسف ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔

حضرت ابوالدرداءؓ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی میرے والد سے آپ کے جو دوستانہ تعلقات تھے ان کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 450 المکتب الاسلامی بیروت)

نیک اور بزرگ والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ ان کی نیکیوں کو قائم رکھا جائے اور ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود کا نمونہ لائق صد آفریں ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آپ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ انسان انسانوں پر نگاہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنے والا موجود تھا یہ تو اب فوت ہوگیا۔ اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جب...... اس طرح بعض لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت 19 سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ۔ اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت

مسیح موعود کے ذریعہ تونے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔"
(روزنامہ الفضل 21۔جون 1944ء)

پھر آپ نے جس شان اور عظمت کے ساتھ یہ عہد نبھایا ہے دنیا اس پر گواہ ہے۔

حصول جنت

ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے۔
آپؐ نے فرمایا
وہی تیری جنت اور وہی تیری جنہم ہیں۔
(ابن ماجہ کتاب الادب باب برالوالدین)

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے ماں اور باپ دونوں کی اطاعت کرتے ہوئے دن کا آغاز کیا اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر ایک کی اطاعت کی ہو تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔

اور جس نے ماں باپ دونوں کی نافرمانی کرتے ہوئے صبح کی اس کے لئے جنہم کے دو دروازے کھل چکے ہوتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی کی ہو تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔

کسی نے پوچھا اگر ماں باپ ظالم ہوں تو کیا پھر بھی ایسا ہو گا فرمایا
اگرچہ وہ ظالم ہوں اگرچہ وہ ظالم ہوں اگرچہ وہ ظالم ہوں
(مشکوۃ کتاب الادب باب البروالصلہ)

رضائے الٰہی

حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی رضا والد کی رضا میں مضمر ہے اور خدا کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں پوشیدہ ہے۔
(ترمذی ابواب البروالصلہ باب فی رضا الوالدین)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
بڑے ہی بد قسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے۔ باپ کی رضا مندی کو میں نے دیکھا ہے اللہ کی رضا مندی کے نیچے ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں۔ افلاطون نے غلطی کھائی ہے۔ وہ کہتا ہے "ہماری روح جو اوپر اور منزہ تھی ہمارے باپ اسے نیچے گرا کر لے آئے۔"

وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ کیا سمجھتا ہے کہ روح کیا ہے۔ نبیوں نے بتلایا ہے کہ یہاں ہی باپ نطفہ تیار کرتا ہے پھر ماں اس نطفہ کو لیتی ہے اور بڑی مصیبتوں سے اسے پالتی ہے۔ نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے۔ بڑی مشقت سے حملتہ کرھاو وضعتہ کرھا (احقاف:16) اسے مشقت سے اٹھائے رکھتی ہے اور مشقت سے جنتی ہے۔ اس کے بعد وہ دو سال یا کم از کم پونے دو سال اسے بڑی تکلیف سے رکھتی ہے اور اسے پالتی ہے۔ رات کو اگر وہ پیشاب کر دے تو بستر کی گیلی طرف اپنے نیچے کر دیتی ہے اور خشک طرف بچے کو کر دیتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ (یہ بھی میں نے اپنے ملک کی زبان کے مطابق کہہ دیا ہے ورنہ باپ کا حق اول ہے اس لئے باپ ماں کہنا چاہئے) سے بہت ہی نیک سلوک کرے۔ تم میں سے جس کے ماں باپ زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کرے اور جس کا ایک یا دونوں وفات پا گئے ہیں وہ ان کے لئے دعا کرے، صدقہ دے اور خیرات کرے۔

ہماری جماعت کے بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مردہ کو کوئی ثواب وغیرہ نہیں پہنچتا۔ وہ جھوٹے ہیں ان کو غلطی لگی ہے۔ میرے نزدیک دعا، استغفار، صدقہ و خیرات بلکہ حج، زکوٰۃ، روزے یہ سب کچھ پہنچتا ہے۔ میرا یہی عقیدہ ہے اور بڑا مضبوط عقیدہ ہے۔

ایک صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں کی جان اچانک نکل گئی اگر وہ بولتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر میں صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب ملے گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں۔ تو اس نے ایک باغ جو اس کے پاس تھا صدقہ کر دیا۔
(حقائق الفرقان جلد اول ص 183)

عمر اور رزق میں برکت کا گُر

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔
(مسند احمد جلد 3 ص 266)

مشکلات سے نجات

حضور ﷺ نے صحابہ کو یہ واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ تین آدمی سفر کے لئے نکلے اور رات انہیں ایک غار میں بسر کرنی پڑی۔ اس عرصہ میں پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ گئی اور وہ اندر بند ہو گئے۔

انہوں نے آپس میں سوچا کہ اس مصیبت سے اب صرف دعا کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے آؤ اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کریں۔

ان میں سے ایک آدمی نے کہا
اے اللہ میرے ماں باپ ضعیف العمر تھے۔ اور میں اپنے اہل و عیال اور مال مویشی کو ان سے پہلے کچھ کھلانا پلانا حرام سمجھتا تھا ایک دن باہر سے چارہ لانے میں مجھے دیر ہو گئی اور شام کو جلدی والدین کے سونے سے پہلے نہ آسکا۔ جب میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور ان کے پاس لایا تو ان کو سویا ہوا پایا۔ تب میرے دل نے ان کو جگانا پسند نہ کیا اور نہ میں نے یہ چاہا کہ ان کو کھلانے پلانے سے پہلے اپنے اہل و عیال اور مال مویشی کو کھلاؤں پلاؤں۔ میں دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑے اس انتظار میں کھڑا رہا کہ وہ بیدار ہوں تو ان کو دودھ پلاؤں۔ اسی انتظار میں فجر ہو گئی اور بچے بھوک کی وجہ سے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے۔ صبح کے وقت جب وہ بیدار ہوئے تو رات کا دودھ انہوں نے پیا۔ اگر اے خدا میں نے تیری رضا کی خاطر یہ کام کیا تھا تو اس مصیبت کو ٹال دے۔ چنانچہ اس دعا کی برکت سے وہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا۔ اسی طرح باقی دو نے بھی اپنی ایک ایک نیکی بیان کی اور وہ پتھر راستے سے ہٹ گیا۔
(بخاری کتاب الاجارہ باب من استاجر اجیرا)

☆☆☆☆☆☆

نئی صدی کے آغاز پر چھوٹے بڑے ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد اور ان کی قوت تباہی کا تخمینہ

ملک	ایٹمی ہتھیاروں کی کل تعداد	میگاٹن قوت تباہی (TNT)
1-روس	7`200	2800 میگاٹن ٹی این ٹی
2-امریکہ	5`972	1850
3-چین	400	410
4-فرانس	450	70
5-برطانیہ	192	19
ٹوٹل ..	14`200	500 میگاٹن

(ایک میگاٹن = ایک ہزار ٹن)

.......اس میں پاکستان اور بھارت اور اسرائیل کی ایٹمی قوت اور قوت ہلاکت شامل نہیں ہے۔

...........یہ تمام اعداد و شمار امریکی سائنس دانوں کی تنظیم کے بلیٹن، بلیٹن آف امریکن سائنسز سے لئے گئے ہیں۔ (اس کا مطلب 5-ارب ٹن ٹی این ٹی) گویا دنیا کے ہر مرد عورت اور بچے کے لئے تقریباً ایک ٹن ٹی این ٹی کی قوت تباہی موجود ہے۔ (اخبار جہاں 9 جنوری 2001ء)

بقیہ صفحہ 6

4000+8100 روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع از قومی بچت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/16000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مسز قانتہ شفیق مکان نمبر 24 گلی نمبر 2 بلاک نمبر 1 خانیوال شہر گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ورک وصیت نمبر 30265 گواہ شد نمبر 2 نوشیرواں عادل C/O بیت النور خانیوال۔

☆☆☆☆

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مشاہدہ فطرت

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

قدرت خداوندی کے حیران کن نظارے

جانوروں کی عجیب و غریب خصوصیات

بعض جانور اپنی نوع کے دیگر جانوروں سے بالکل مختلف بلکہ متضاد خصوصیات رکھتے ہیں لیکن بایں ہمہ ان کی یہ صفات ان کے ماحول کے مطابق عین فٹ بیٹھتی ہیں اور حیرت ہوتی ہے کہ ایک ہی قسم کا کام مختلف جانور اپنے مخصوص حالات میں کس خوبصورتی اور مہارت سے سر انجام دیتے نظر آتے ہیں اور قدرت نے انہیں جو بھی مختلف قسم کا کوئی عضو یا صلاحیت عطا کی ہے اسے استعمال کرنے کی کیسی زبردست مہارت بھی دی ہے اور ہر جانور کو اپنی مخصوص صلاحیت اور اسے مناسب موقع پر استعمال کرنے کا پورا پورا علم اور شعور حاصل ہے۔ اور ایک ہی کام کو مختلف جانور مختلف صلاحیتوں کے ساتھ مختلف انداز میں کرتے نظر آتے ہیں اور ہر ایک کا طریق کار دوسرے سے بہتر معلوم دیتا ہے۔ کسی اخروٹ کی قسم کے سخت چھلکے والے خشک پھل میں سے گودا نکالنے کے لئے پرندے کو معلوم ہے کہ اگر وہ اسے بلندی پر لیجا کر کسی چٹان وغیرہ کے اوپر چھوڑ دیگا تو وہ ٹوٹ جائیگا اور اس طرح اندر کا گودا اسے دستیاب ہو جائیگا۔ ایک اور پرندے کو یہ علم ہے کہ نہایت سخت خول والی سمندری سیپی کے اندر سے کھانے والا کیڑا نکالنے کے لئے اسے نہایت تیز سپیڈ کے ساتھ ایک ہی جگہ پر اپنی سخت چونچ سے مسلسل ضربات لگانا ہونگی جس کے نتیجہ میں وہ خول جو دیگر اور کسی ذریعہ سے ٹوٹنا ممکن نہ تھا۔ ٹوٹ جائیگا۔ ایک سانپ جانتا ہے کہ اگر وہ کسی کھوہ وغیرہ میں چھپ کر اپنی پتلی سی دم کو تھوڑی سی باہر نکال کر بار بار لہرائیگا تو کوئی مینڈک وغیرہ اسے کیڑا سمجھ کر اس پر چھلانگ لگا دے گا اور یوں خود سانپ کی لپیٹ میں آ جائیگا۔ اور ایک بھیڑیا خوب جانتا ہے کہ ہوا نہ بھی چل رہی ہو تو پھر بھی اس کا رخ کس طرف کو ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اس کا شکار کافی فاصلہ سے اس کی بو پا کر بھاگ جائیگا لہٰذا اسے ہوا کی مخالف سمت سے شکار کی طرف رینگ کر جانا ہے۔ اسی طرح بعض جانور پرندوں یا دودھ پلانے والے خشکی کے جانوروں کی نوع سے تعلق رکھنے کے باوجود کوئی نہ کوئی ایسی مختلف اور منفرد خصوصیت رکھتے ہیں جو انہیں اپنی ہی نوع سے بالکل جدا اور ممتاز کر دیتی ہے۔ ذیل میں ایسے ہی کچھ انوکھے جانوروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پلے ٹاپس Platypus

آسٹریلیا کی ندیوں دریاؤں کے کنارے پر رہنے والا خشکی کا جانور ہے جو اپنے بچوں کو باقی تمام جانوروں کی طرح دودھ پلاتا ہے اور دریا کے کناروں کے اندر کھوہ بنا کر اس میں رہتا ہے لیکن باقی تمام جانوروں کے برعکس یہ بچے نہیں بلکہ انڈے دیتا ہے! یہ نیولے یا لدھڑ (otter) کی قسم کا جانور ہے لیکن اس کی بطخ جیسی چوڑی چونچ ہوتی ہے اور بطخ جیسے ہی پاؤں ہوتے ہیں جن کی انگلیاں جھلی کے ساتھ باہم ملی ہوتی ہیں (Webbed feet) لیکن ان پاؤں کے آگے خونخوار پنجے بھی ہیں۔ چاہے تو پنجوں کو بلی کی طرح اندر چھپا کر پاؤں کے چپوؤں سے دریا میں تیرتا پھرے اور چاہے تو بوقت ضرورت پنجوں کا ہتھیار باہر نکال لے!

کیوی (kiwi)

نیوزی لینڈ کا پرندہ ہے۔ جی ہاں پروں والا پورا پورا پرندہ۔ لیکن اڑ نہیں سکتا۔ ایک چمگادڑ ہے کہ بچوں کو دودھ پلانے والا جانور ہے لیکن اڑتا پھرتا ہے۔ اور کیوی بیچارہ پرندہ ہونے کے باوجود اڑ نہیں سکتا۔ اس کے موٹے موٹے کھردرے سے پروں سے سارا جسم تو ڈھکا ہوا ہے لیکن اڑنے والے بازو نہیں ہیں۔ اور دم سے بھی بے نیاز ہے! عجیب سا بے ڈھنگا جسم جیسے کبڑا ہو کر چلتا ہو۔ ایک لمبی سی لچکدار چونچ جس کے آخری سرے پر نتھنے یعنی کنارے پر جہاں چونچ ختم ہوتی ہے! اپنے بچاؤ کا ایک ہی طریقہ اس کے پاس ہے۔ کسی کو قریب نہیں آنے دیتا۔ جہاں کوئی انسان یا جانور دور سے آتا دکھائی دیا فوراً جھاڑیوں وغیرہ میں چھپ جائیگا۔ بے چارے کو اپنی کم مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ اسی لئے اس پرندے کو دیکھنا آسان نہیں۔ شاذو نادر ہی کہیں نظر آ جائے تو آ جائے۔ ویسے ہے بڑا وفادار جانور۔ اس کی مادہ انڈے دیکر خود تو فارغ ہو جاتی ہے اور یہ بیچارہ پورے 75 دن تک ان کے اوپر بیٹھ کر ان کو سیتا ہے۔ بھوک پیاس سے لاغر ہو جاتا ہے لیکن عہد کا پورا پورا پاس کرتا ہے۔

پینگوئن Penguin

زمین کے نصف کرہ جنوبی کے انتہائی سرد علاقوں اور انٹارکٹکا کے براعظم کی یخ بستہ فضاؤں میں رہنے والا عجیب الخلقت پرندہ ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صرف نصف کرہ جنوبی کے یخ بستہ علاقوں میں پایا جاتا ہے حالانکہ ویسا ہی موسم قطب شمالی کے آس پاس کے علاقوں میں بھی ہے لیکن اس نے نصف کرہ جنوبی کے شدید سرد علاقوں سے شمال کی طرف نہ آنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ یہ بھی پرندہ ہونے کے باوجود اڑ نہیں سکتا۔ اس کے پروں والے بازوؤں نے مچھلی کے flippers کا روپ دھار لیا ہے یعنی وہ چوڑے چوڑے سے پر جنکی مدد سے مچھلی تیرتی ہے۔ لہٰذا پینگوئن انتہائی اعلیٰ درجے کے پیراک ہیں۔ اور ان کے لئے خشکی اور پانی برابر ہیں۔ دو انتہائی چھوٹے سائز کی ٹانگیں جسم کے پچھلے کنارے پر لگی ہوئی ہیں جن پر یہ انسان کی طرح سیدھے کھڑے ہوئے عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ اور ایک ہی جگہ پر لاکھوں کی تعداد میں ان کے جھنڈ نظر آتے ہیں۔ سیاہ و سفید جسم والے بے شمار پینگوئن ٹانگوں پر سیدھے کھڑے لٹکے ہوئے بازو ہلاتے ہوئے اور بطخ کی طرح ادھر ادھر ڈولتے ہوئے بے ہنگم سی چال۔ ان کے ہاں کا فیملی سسٹم بھی کیوی سے کچھ ملتا جلتا ہے۔ مادہ ایک ہی انڈا دیتی ہے اور نر اسے سیتا ہے۔ کیونکہ موسم انتہائی سرد اور نیچے زمین پر برف ہی برف۔ اور نر کو معلوم ہے کہ انڈے سے بچہ نکلنے کے لئے حرارت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ انڈے کو لڑھکا کر اپنے پاؤں پر اٹھا لیتا ہے اور یوں بیٹھتا ہے کہ انڈہ اس کے پیٹ کے ساتھ لگا رہے جس کی جلد کے نیچے چربی کی کئی تہیں ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات بہت سے نر اپنے اپنے انڈے پاؤں پر لئے ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور یوں باہم مل کر بیٹھتے ہیں کہ سب کی گرمی ایک ہو جائے۔ جب انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو نر اسے اپنے پوٹے (Crop) جہاں پرندے دانہ دنکا چگنے کے بعد ہضم کرنے سے پہلے رکھتے ہیں۔ سے نکلنے والا دودھ پلاتا ہے۔ اسی اثنا میں مادہ واپس آکر بچے کا چارج سنبھال لیتی ہے اور تمام نر اکٹھے ہو کر خوراک کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ہیں تین ہفتہ کے بعد تمام نر خوراک لے کر واپس آتے ہیں تو بچوں کو درمیان میں جمع کر کے تمام نر ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور خوراک کی تقسیم شروع ہو جاتی ہے۔

پیلی بھڑ (Wasp)

شہد کی مکھی کی طرح بھڑ کا بھی اپنا ہی ایک نظام ہے۔ اگرچہ بھڑ کی کئی اقسام ہیں اور ان میں سے کچھ اکیلی اکیلی رہنے والی بھی ہیں اور کچھ مٹی کے گھر بنانے والی۔ لیکن یہاں اس بھڑ کا ذکر ہو رہا ہے جو چھتہ بنا کر رہتی ہیں۔ صرف مادہ بھڑیں چھتہ بنانے کا کام کرتی ہیں بلکہ نر تو مادہ سے ملاپ کے بعد دو ماہ کے اندر اندر مر جاتے ہیں۔ مادہ نر کے مادے کو اپنے اندر سنبھال کر رکھتی ہے اور یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اپنے انڈوں کو اس مادے سے زرخیز کرے یا نہ کرے۔ مادہ کے سب انڈوں سے بچے نکلتے ہیں چاہے نر سے ملاپ ہو یا نہ ہو۔ فرق یہ ہے کہ زرخیز شدہ انڈوں (fertilized) سے مادہ بھڑیں پیدا ہونگی اور خالی مادہ کے انڈوں سے نر پیدا ہوں گے جو چھتے کے کام کے لئے بے کار ہیں۔ کبھی کبھی مادہ بھڑ انڈوں سے نسبتاً بڑے سائز کی مادہ بھڑیں نکالتی ہے جو بڑی ہو کر ملکہ بنتی ہیں۔ اور یہ ملکہ بعد ازاں اپنی الگ الگ کالونی کا چھتہ بنا کر اس میں رہائش پذیر ہوتی ہیں۔ بھڑیں لکڑی چبا کر اس کا گودا منہ میں نرم کر کے کاغذ بناتی ہیں اور اس کاغذ سے چھتہ اور اس کے خانے بنائے جاتے ہیں۔ خانوں میں انڈے دینے کے بعد اسی کاغذ سے انہیں بند کر دیا جاتا ہے۔ بعض بھڑیں کسی مکڑی یا ٹڈی وغیرہ کو اپنے ڈنگ سے ہلاک کرنے کے بعد شکار کو اٹھا کر اپنے گھر لے آتی ہیں اور اس کے اوپر انڈے دیتی ہیں جب انڈوں سے لاوے نکلتے ہیں تو وہ اس شکار کو بطور غذا کے استعمال کرتے ہیں۔ بعض بھڑیں خوراک کھا کر واپس اپنے بچوں کے پاس آتی ہیں اور کھایا ہوا واپس باہر اگل کر بچوں کو خوراک مہیا کرتی ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ بھڑ کا ہم نام بھیڑیا بھی یہی کام کرتا ہے۔ انسان ایک وقت میں پاؤ بھر گوشت سے زیادہ مشکل سے ہی کھا سکتا ہے اور انسان سے کہیں چھوٹے جسم اور کم وزن والا بھیڑیا ایک وقت میں بیس پاؤنڈ گوشت کھا لیتا ہے (اسی لئے کسی لالچی اور پیٹو انسان کی مثال بھیڑیے سے دی جاتی ہے) اور واپس اپنے بچوں کے پاس آکر اس میں سے کچھ منہ سے اگل دیتا ہے جو بچوں کے کام آتا ہے۔

شتر مرغ Ostrich

افریقہ کے صحراؤں کا دنیا کا سب سے بڑا پرندہ ہے۔ لمبی لمبی ٹانگوں اور گردن سمیت اس کی اونچائی 8 فٹ اور وزن 345 پونڈ تک ہوتا ہے۔ نیوزی لینڈ کے ایک پرندہ مو وا ز Moas کا قد اس سے بھی اونچا یعنی دس فٹ تھا اور

ڈغاسکر کے ایک پرندہ جسے ہاتھی پرندہ کے نام سے جانا جاتا تھا کا وزن ایک ہزار پونڈ تھا۔ لیکن مؤخر الذکر دونوں پرندے اب روئے زمین سے ناپید ہوچکے ہیں۔ شتر مرغ واحد پرندہ ہے جس کے پنجوں کی صرف دو دو انگلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی آنکھیں بہت بڑی بڑی یعنی دو انچ قطر کی ہیں جن کے اوپر لمبی سیاہ پلکیں ہوتی ہیں۔ یہ شیر کی طرح دھاڑتا ہے لیکن اس کی دھاڑ میں ایک عجیب سی سانپ کی پھنکار جیسا تاثر بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ اپنے نہایت بھاری بھرکم جسم کی وجہ سے اڑ نہیں سکتا۔ لیکن اسکے دوڑنے کی رفتار نہایت تیز ہے۔ 15 فٹ لمبے ڈگ بھرتا ہوا 40 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ اس کی نظر بہت تیز ہے جس کی بدولت شیر اور دوسرے جانوروں کو دور سے دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ وقت پڑنے پر اپنی طاقتور ٹانگوں سے ایسی کاری ضرب لگاتا ہے کہ انسان کی ٹانگ کی ہڈی تک ٹوٹ جائے اور پاؤں کی انگلیوں کے آگے 7 انچ لمبے پنجے کارآمد ہتھیار کا کام دیتے ہیں عموماً نرم پودے اور چھپکلیاں وغیرہ اس کی خوراک میں شامل ہیں۔ ریت اور کنکریاں بھی اکثر کھاتا ہے تاکہ غذا کو معدے میں پیس کر ہضم کرنا آسان ہو جائے۔ کافی عرصہ تک پانی کے بغیر گزارہ کر سکتا ہے اور جو نمدار جڑی بوٹیاں وغیرہ کھاتا ہے ان کی نمی ہی اس کی پانی کی ضرورت پورا کرتی رہتی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت باقی تمام جانوروں سے نرالی ہے اور وہ ہے تعدد ازدواج! نر شتر مرغ زمین میں ریت کھود کر جو انڈوں کے لئے گھونسلا بناتا ہے اس میں بیک وقت تین سے پانچ مادہ شتر مرغ انڈے دیتی ہیں۔ ہر مادہ 10 انڈے دیتی ہے جو وزن میں تین تین پونڈ اور قطر میں چھ چھ انچ کے ہوتے ہیں اور ان کے اوپر بڑے بڑے مسام نظر آتے ہیں۔ رات کے وقت نر ان انڈوں پر بیٹھتا ہے اور دن کے وقت مادہ یہ ذمہ داری سنبھال لیتی ہے۔ انڈوں سے چوزے نکلنے کے صرف ایک ماہ بعد یہ بچے پورے جوان شتر مرغ کی تیز رفتاری سے دوڑ سکتے ہیں! شتر مرغ کی اوسط عمر 70 سال ہے جو ایک پرندے کے لحاظ سے حیران کن ہے۔ شتر مرغ کے بارے میں یہ خیال کہ جب خطرہ اس کے سر پر آپہنچتا ہے تو اس سے بچنے کے لئے یہ اپنا سر ریت میں چھپا لیتا ہے محض افسانہ ہے جس میں کوئی حقیقت نہیں ہے

پانڈا Panda

پانڈا ایک عجیب و غریب جانور ہے جو دنیا کے بہت کم علاقوں میں پایا جاتا ہے اسی لئے بڑے بڑے چڑیا گھر اسے بہت مہنگے داموں خرید لیتے ہیں۔ چین کے پہاڑی علاقوں میں عام طور پر ملتا ہے شکل وصورت رنگ ڈھنگ اور جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے بالکل بڑی سی گڑیا دکھائی دیتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں لیکن سب سے بڑی نسل کے پانڈے کا قد 5 فٹ اور وزن 300 پونڈ تک جا پہنچتا ہے۔ اس کا دھڑ سفید رنگ کا۔ ٹانگیں سیاہ۔ کندھوں کے گرداگرد چوڑی سیاہ پٹی بڑا سا گول مٹول سر۔ چھوٹے چھوٹے سیاہ کان اور مکمل طور پر سفید چہرہ ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ بے ڈھب طریقے سے ریچھ جیسی چال چلتا ہے۔ اس کی عجیب و غریب بات یہ ہے کہ عموماً یہ بانس کی دو اقسام کے درختوں کی نرم و نازک کونپلیں بطور خوراک کے کھاتا ہے اور دیگر نباتات کو بہت کم ہاتھ لگاتا ہے اب بانس کے یہ خاص درخت ہر ایک سو سال کے بعد اکٹھے بیج پیدا کرتے ہیں جو کئی سال کے عرصہ کے بعد ایسے پودے بن کر تیار ہوتے ہیں جو پانڈا کی خوراک ہیں۔ اور بیج پیدا کرچکنے کے بعد بانس کے یہ پرانے درخت مرجاتے ہیں۔ ان بیجوں کے نرم پودوں میں تبدیل ہونے میں جو وقت لگتا ہے وہ پانڈا کے لئے قیامت کا زمانہ ہے۔ 1970ء میں ایسا ہوا تھا جسکی وجہ سے 1980ء تک ایک چوتھائی پانڈوں کی تعداد ہلاک ہوگئی تھی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33127 میں بشریٰ صدیق زوجہ میاں محمد صادق ضیاء قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر PD445 گلی نمبر 3 سٹیڈیم روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ اڑھائی مرلہ نمبر PD445 گلی نمبر 3 لنک روڈ سٹیڈیم روڈ نیو ملپور راولپنڈی -/800000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی -/20000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی -/27000 روپے۔ 4۔ نقد رقم 30000 روپے۔ 5۔ مشین سلائی کڑھائی مالیتی -/5000 روپے کل جائیداد مالیتی -/882000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ اشاعت سے منظور فرمائی جاوے الامتہ بشریٰ صدیق مکان نمبر PD445 گلی نمبر 3 سٹیڈیم روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 محمد طارق منور ولد میاں محمد صادق صدیق سٹیڈیم روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 محمد عاشق ولد میاں نور محمد سٹیڈیم روڈ راولپنڈی۔

☆☆☆☆

مسل نمبر 33128 میں رحمت اللہ ولد اللہ دتہ مرحوم قوم وڑائچ پیشہ زراعت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 9 فورڈ بستی نور پور ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-6-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 130 کنال 6 مرلہ واقع چک نمبر 9 فورڈ بستی نور پور ضلع بہاولنگر مالیتی -/1660000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان واقع چک نمبر 9 فورڈ بستی نور ضلع بہاولنگر مالیتی -/50000 روپے۔ 3۔ بھینس مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رحمت اللہ وڑائچ ساکن چک نمبر 9 فورڈ بستی نور پور ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد طاہر انسپکٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر 25731 پسر موصی۔

مسل نمبر 33129 میں منظور بیگم زوجہ رحمت اللہ وڑائچ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 9 فورڈ بستی نور پور ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-2-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی مالیتی -/24000 روپے۔ 2۔ ایک راس بھینس مالیتی -/20000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ 4۔ سلائی مشین مالیتی -/1000 روپے۔ 5۔ کل جائیداد مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منظور بیگم چک نمبر 9 فورڈ بستی نور پور ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد طاہر انسپکٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر 25731 پسر موصیہ۔

☆☆☆☆

مسل نمبر 33130 میں مسز قانتہ شفیق زوجہ چوہدری شفیق احمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 145/10-R ضلع خانیوال حال خانیوال شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-12-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم جو کہ قومی بچت سکیم میں جمع ہے -/600000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ تین کنال واقع چک نمبر 62/10-R خانیوال مالیتی -/600000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی -/27500 روپے۔ 4۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ 5۔ کل جائیداد مالیتی -/1242500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

تشحیذ الاذہان کا بیسویں صدی نمبر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ادارہ تشحیذ الاذہان "بیسویں صدی نمبر" شائع کر رہا ہے۔ جو انشاء اللہ ... کے شماروں پر مشتمل ہوگا۔ اس نمبر میں ہم آپ کے لئے 20 ویں صدی میں ہونے والے اہم جماعتی واقعات پاکستان کی تاریخی معلومات، سائنسی کارنامے، دنیائے کھیل، عالم اطفال اور اسی طرح کی دیگر دلچسپ معلومات وغیرہ پیش کریں گے۔ امید ہے قارئین تشحیذ الاذہان حسب سابق بھرپور قلمی معاونت فرمائیں گے اور اپنی نگارشات جلد از جلد ادارہ کو ارسال فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ۔

(ادارہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان)

☆☆☆☆

درخواست دعا و شکریہ

محترم فرحان قریشی صاحب تحریر کرتے ہیں۔ میرے والد محترم قریشی نور الحق صاحب تنویر قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی المناک وفات پر احباب جماعت نے ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر اور بذریعہ فون تعزیت کے پیغامات سے ہمارے سوگوار دلوں کو ڈھارس بندھائی اور اپنے پرخلوص دلی جذبات اور دعاؤں کے ساتھ ہمارے غم کو اپنا غم محسوس کر کے ہماری دلجوئی فرمائی۔ اس کے لئے خاکسار، والدہ صاحبہ اور ہمشیرگان آپ سب احباب کے لئے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ اور عاجزانہ درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

☆☆☆☆

نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات کا دورہ

☆ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ اور حافظ آباد کے اضلاع میں تشریف لا رہے ہیں۔ امراء کرام۔ صدران۔ مربیان اور عہدیداران جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆

ربوہ میں واقفین نو کی سرگرمیاں

1- وقار عمل: مورخہ 26 جنوری 2001ء بروز جمعۃ المبارک کو مکرم نصیر احمد شریف صاحب سیکرٹری وقف نو محلہ ناصر آباد شرقی نے واقفین نو کے وقار عمل کا پروگرام بنایا۔

55 واقفین نو نے اس وقار عمل میں حصہ لیا اور اپنے اپنے گھروں کے سامنے صفائی کی۔

2- کلو اجمعیا: مورخہ 27-1-2001 کو ناصر آباد شرقی کے واقفین نو کا کلو اجمعیا کا پروگرام منعقد ہوا۔ مکرم آغا محمد یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ مہمان خصوصی تھے۔ 35 واقفین نو شامل ہوئے۔

مورخہ 31-1-2001 بروز بدھ بعد از نماز مغرب بیت الحمد میں ناصر آباد شرقی کے واقفین نو کا کلو اجمعیا کا پروگرام منعقد ہوا۔ 40 واقفین نو اور دیگر اطفال شامل ہوئے۔

3- آغاز لینگویج کلاس: مورخہ 3 فروری 2001ء بروز ہفتہ ناصر آباد شرقی میں بچوں کو روسی زبان سکھانے کی کلاس کا آغاز کیا گیا۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب صدر محلہ نے کلاس کا افتتاح کیا۔

4- تربیتی اجلاس: مورخہ 3-1-2001 کو بیت المنعم دار النصر غربی (ب) کے واقفین نو بچوں کا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم عبدالرشید تبسم صاحب نائب سیکرٹری وقف نو منعقد ہوا۔ 27 واقفین نو۔ اور 23 واقفات شامل ہوئیں۔ مکرم رانا عزیز اللہ خان صاحب مربی سلسلہ مہمان خصوصی تھے۔

کلو اجمعیا: مورخہ 24-1-2001 کو دار النصر غربی (ب) کے واقفین نو کا کلو اجمعیا کا پروگرام منعقد ہوا۔ 40 واقفین نو شامل ہوئے۔

وقار عمل: مورخہ 12-1-2001 کو دار النصر غربی (ب) کے واقفین نو نے وقار عمل کیا۔ بچوں نے بیت المنعم کے اندر کی صفائی کی اور بچوں نے ایک بازار کو پلاسٹک کے لفافوں سے پاک کیا۔ کل 35 بچوں اور بچیوں نے وقار عمل میں حصہ لیا۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 1

کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

رپورٹ عید ملن پارٹی واقفین نو

فیروز پور روڈ حلقہ گلبرگ، حلقہ مغلپورہ

1- مورخہ 14-1-2001 کو حلقہ فیروز پور روڈ گلبرگ کے واقفین نو کی عید ملن پارٹی مکرم میجر اعجاز احمد صاحب کے گھر پر منعقد کی گئی۔

8 واقفین نو 2 والدہ اور 8 دیگر احباب نے شرکت کی۔

واقفین نو نے بڑے ذوق و شوق سے اس پارٹی میں حصہ لیا اور کھانے کی چیزیں گھروں سے لے کر آئے۔

2- مورخہ 31 دسمبر 2000ء بروز اتوار حلقہ مغلپورہ کے واقفین نو کی عید ملن پارٹی شالا مار باغ میں منعقد ہوئی۔ واقفین نو کے درمیان مختلف مقابلہ جات منعقد کئے گئے اور کامیاب ہونے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوپہر کا کھانا شالا مار باغ میں پیش کیا گیا۔ آخر پر دعا کے ساتھ یہ پارٹی اختتام کو پہنچی۔ 14 واقفین نو 14 والدین اور 3 دیگر احباب شامل ہوئے۔

(وکالت وقف نو)

اعلان داخلہ

1- نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) نے ماسٹر آف انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم 7 مارچ تک جمع کروائے جاسکیں گے انٹرنس ٹیسٹ 11 مارچ کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 12 فروری 2001ء۔

2- پاکستان انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ (PIM) کراچی نے Executive MBA Programme میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 23 فروری ہے۔ ایڈمشن ٹیسٹ 25 فروری کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 12 فروری۔

1- آغا خان میڈیکل یونیورسٹی کراچی نے ایم بی بی ایس اور 3 سالہ جنرل نرسنگ کورس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 15 مارچ تک جمع کروائے جاسکیں گے۔ مزید معلومات کیلئے دیکھئے ڈان 6 فروری 2001ء۔

2- اسلامک انٹرنیشنل انجینئرنگ کالج راولپنڈی (IIEC) نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

a- B.Sc. Computer Engineering

b- B.Sc. Biomedical Engineering

c. B.Sc. Communication

داخلہ فارم 26 فروری تک جمع کروائے جاسکیں گے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 11 فروری 2001ء۔

(نظارت تعلیم)

ہومیو پیتھک میڈیکل

ریسرچ کے عہدیداران

احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان (ربوہ) کے عہدیداران برائے سال 2001ء کی منظوری از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائی ہے۔

1- صدر ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی

2- نائب صدر ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم راجہ رشید احمد صاحب

3- جنرل سیکرٹری ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم وقار منظور بسراء صاحب

4- جائنٹ سیکرٹری ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم مسرور کریم بھٹی صاحب

5- فنانس سیکرٹری ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم نسیم احمد ثمر صاحب

6- ریسرچ سیکرٹری ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم محمد اسلم سجاد صاحب۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عتیق احمد صاحب عارف کارکن مال آمد ربوہ کو مورخہ 18 نومبر 2000ء بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور اقدس نے شہلا عتیق نام عطا فرمایا ہے۔

بچی مکرم لطیف احمد صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی پوتی۔ حضرت میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور مکرم محمد طفیل احمد صاحب شاہدرہ لاہوری کی نواسی ہے۔

احباب کی خدمت میں بچی کی صحت و سلامتی خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کنری سے لکھتے ہیں۔ میرے لڑکے عزیزم شیخ عبدالحق کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا 31-12-2000 کو عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام عبدالنور عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب کنری مرحوم کا پڑپوتا ہے اور مکرم شیخ احمد صاحب مرحوم بشیر آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سچی بوٹی کی گولیاں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ

Fax:213966- ☎ 04524-212434

سانحہ ارتحال

☆محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم ملک دوست محمد صاحب ولد مکرم ملک محمد بخش صاحب مورخہ 22 جنوری 2001ء کی شام بعمر 88 سال وفات پاگئے۔

مرحوم ایک لمبے عرصہ تک بسلسلہ ملازمت بہاولپور ڈویژن میں مقیم رہے۔ جس کا بڑا حصہ بہاولنگر میں گزرا۔ بہاولنگر میں مرحوم ایک لمبے عرصے تک بطور سیکرٹری مال خدمات بجالاتے رہے۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم ملک محمد افضل صاحب سابق سیشن جج فیصل آباد، مکرم ڈاکٹر ارشد محمد سیفی صاحب (کارڈیالوجسٹ) مقیم امریکہ اور پانچ دختران ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب بٹ لاہور، مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔ مکرم محمد اسلم ناصر صاحب (مقیم امریکہ) مکرم محب الرحمٰن قمر صاحب اور مکرم عبدالمتین جنجوعہ صاحب کے خسر تھے۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 2001-1-23 بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ وصدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆مکرم جمیل احمد صاحب (واقف زندگی) وکالت علیاء تحریک جدید کے ماموں مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن مکرم ملک اللہ دتہ صاحب مرحوم مورخہ 2001ء-1-3 بعمر 71 سال ملتان میں وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی اگلے روز ربوہ لایا گیا۔ اور بیت الرحمان (رحمان کالونی) میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحوم ملتان کینٹ کے سیکرٹری مال رہے۔ نیز جلسہ سالانہ ربوہ میں عرصہ دراز تک مواصلات (زنانہ جلسہ گاہ) کے شعبہ سے وابستہ رہے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ جمیلہ رحیم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحیم بٹ صاحب (سمن آباد فیصل آباد) مورخہ 26 جنوری بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی خواہش تھی ربوہ میں ان کی تدفین ہو چنانچہ وفات سے ایک دن پہلے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے ربوہ لے چلیں خدا نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی اور ان کی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ کے لواحقین میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ سب سے چھوٹا بیٹا طاہر جمیل احمد بٹ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

مرحومہ رفیق حضرت مسیح موعود میاں شہاب الدین (پکیواں) کی نواسی تھیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔ ہماری والدہ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ شمس الدین صاحب مرحوم متوطن چکوال مورخہ 20 جنوری 2001ء بروز ہفتہ شام سات بجے کراچی میں وفات پاگئیں۔ جسد خاکی ربوہ لانے سے قبل کراچی میں جنازہ پڑھا گیا۔

21 جنوری 2001ء کو جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور والدہ مکرمہ کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

☆ محترم میاں سردار محمد صاحب آف مانگٹ اونچے ضلع حافظ آباد حال مقیم لاہور طویل علالت کے بعد مورخہ 7۔ فروری 2001ء بروز بدھ بعمر 92 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اسی روز ساڑھے بارہ بجے ان کا جنازہ لاہور میں مکرم احمد عرفان صاحب مربی حلقہ سنت نگر نے پڑھایا۔ بعد ازاں ان کا جسد خاکی ان کے آبائی گاؤں مانگٹ اونچے لایا گیا جہاں ان کے عزیزوں اور احباب جماعت کی کثیر تعداد نے جنازہ میں شرکت کی اور قبر تیار ہونے پر اجتماعی دعا کی۔

مرحوم سلسلہ کے فدائی اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی لمبی بیماری کو انتہائی حوصلے اور صبر کے ساتھ گزارا۔ انہوں نے اپنے پیچھے 6 بیٹے اور 2 بیٹیاں اور ان کی کثیر اولاد چھوڑی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

درخواست دعا

☆محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عبدالصمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ناصر محمد صاحب سیال آج کل بیمار ہیں اور کینیڈا ہسپتال میں داخل ہیں ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے احباب جماعت سے والد صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

نیز خاکسار کی والدہ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کا خدا کے فضل سے کمر کا کامیاب آپریشن ہوگیا ہے ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ماہر امراض نفسیات وذہنی امراض کی آمد

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات وذہنی امراض مورخہ 25۔ فروری 2001ء بروز اتوار مریضوں کا علاج کریں گے۔

ضرورت منداحباب قبل از وقت پرچی روم سے پرچی حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ہے اور اگر زیادہ توفیق ہوئی تو صبح شام ان کو کھانا اپنے دسترخوان پر کھلاتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ غریب ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ بھوکے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور مجلس میں خوشی کے ساتھ دن گذر جاتا ہے۔ (دین) اس قسم کے کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ وہ فرماتا ہے (فرمانبردار) ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہئے جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو۔ اور جس سے زندگی بے کار ہو جاتی ہو۔ وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی کمائی کھاتا ہے۔ اور خود کوئی کام نہیں کرتا۔ آخر اُسے سوچنا چاہئے کہ اس کی زندگی کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یا اس کی قوم کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ چیز تو ایسی ہے جس کا اس کی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی قوم کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ زندگی کو محض بے کاری اور عیاشی میں ضائع کرنا ہے۔ اور (دین) اس قسم کی بیکار زندگی کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد دس کروڑ روپیہ بھی جائیداد میں ملتا ہے تو قرآن کریم کا حکم یہی ہے کہ وہ اتنی بڑی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود اپنے وقت کو ضائع نہ کرے بلکہ اسے قوم اور مذہب کے فائدہ کے لئے خرچ کرے۔ اگر اسے اس قسم کی خدمات کی ضرورت نہیں جن کے نتیجہ میں اسے روٹی میسر آئے تو وہ ایسی خدمات سرانجام دے سکتا ہے کہ جو آنریری رنگ رکھتی ہوں۔ اس طرح وہ بغیر معاوضہ لئے اپنے ملک یا اپنی قوم یا اپنے مذہب کی خدمت کرکے اپنے وقت کو بھی ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کرکے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بھی بنا سکتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم ص 125-124)

بقیہ صفحہ 2

11-40am	چلڈرنز کارنر
12-15pm	سواحیلی پروگرام
1-05pm	ہماری کائنات
1-40pm	لقاء مع العرب نمبر 155
3-00pm ~~6-00pm~~	جلسہ یوم مصلح موعود ~~اطفال کی حضور سے ملاقات~~
8-00pm	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 161
11-15pm	اردو کلاس نمبر 80

دکان برائے فوری فروخت
بلال کلاتھ ہاؤس۔ جیسی ہے ویسے کی بنیاد پر فوری فروخت۔
رابطہ: بلال کلاتھ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212868 رہائش 212867
پروپرائٹر: اظہر احمد۔ مظہر احمد

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہرماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

CPL No. 61